مسافت
صوبیہ مہر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

مسافت

از

صوبیہ مہر

www.novelsclubb.com

بعض اوقات ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔ کیوں کہ انسانوں کی مثال بھی پانچ انگلیوں کی طرح ہے جو

کہ برابر نہیں ہوتیں اور اسی میں ان کی خوبصورتی چھپی ہے۔

آسمان بادلوں کی چادر اوڑھے سرمئی محسوس ہو رہا تھا۔ ہوائیں جو پہلے ہلکے ہلکے جھونکوں کی صورت چل رہی تھیں اب ان کی رفتار میں اضافہ ہو چکا تھا۔ یہ منظر ہے قصور کے ایک معزز گھرانے کا جہاں سلطان صاحب کا بڑا بیٹا "ملاہم سلطان" اوپری پورشن میں موجود اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑا تھا۔ سکن کلر کی پینٹ پر سیان کلر کی شرٹ پہنے بکھرے بالوں کے ساتھ وہ عام سے حلیہ میں تھا۔ فون کان سے لگائے وہ غور سے دوسری طرف کی بات سن رہا تھا۔ ماتھے پر تیوریوں کا جال

بچھا ہوا تھا۔ فون پر بات کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں اس درخت کو ہوا کے دوش پر رقص کرتا ہوا دیکھ رہی تھیں جو اس کے گھر کے عقبی صحن میں موجود تھا۔

"یار بس کرو۔ دو سال ہو گئے ہیں ایسی بھی کیا ناراضگی ہے۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بولا تھا۔ "دو سال ہو گئے ہیں تمہاری شادی کو۔ ہمارے لئے نا سہی عرشیہ کے لئے ہی سہی واپس آ جاؤ۔" بولتے بولتے اس کی آواز مدھم ہوئی تھی۔ اس کا لہجہ ایک ہارے ہوئے مسافر کی طرح تھا جو اپنا سارا سامان لٹا کر اب منتوں پر اتر آیا ہو۔ ہوا کے سرد جھونکے اس کے آس پاس شور مچا رہے تھے۔

"کاش کہ سب نارمل ہو جائے۔" کال شاید کٹ چکی تھی۔ موبائل کی کالی سکرین پر نظر دوڑاتے وہ آہستہ سے بولا تھا۔ اس کے دل نے آمین کہا تھا۔ اور ہوا کی مست لہریں اس دعا کو اپنے ساتھ لیتی اوپر کی طرف سفر کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اسے اپنے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ وہ پلٹا تھا۔ گلاس وال سے دیکھنے پر اسے آنسہ نظر آئی تھی جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس پر چائے کے دو کپ تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

گلاس ڈور کو اپنے پیچھے بند کرتے اس نے پردوں کو ایک طرف کر دیا تھا تا کہ باہر کا موسم اندر سے دیکھا جا سکے۔ کمرے کی تین دیواریں سفید جب کہ ایک دیوار نیلے رنگ کی تھی۔ ایک کونے میں دیوار میں ایل ای ڈی نصب تھی جس کے سامنے صوفہ سیٹر رکھے گئے تھے۔ نیلی دیوار کے ساتھ ہی ماسٹر بیڈ لگایا گیا تھا۔ جس کے دونوں طرف چھوٹی سی میزیں رکھی گئیں تھی۔

"عصیب بھائی سے بات کر رہے تھے؟" ٹرے میں سے ایک کپ اٹھا کر اسے تھماتے ہوئے آنسہ نے نرمی سے سوال پوچھا تھا۔ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کپ لے کر ملاہم نے سر کو اوپر نیچے حرکت دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نتیجہ؟" اس کے پاس اپنا کپ لے کر بیٹھتے ہوئے اس نے یک لفظی استفسار کیا تھا۔

"ہمیشہ کی طرح،" کپ سے ایک گھونٹ چائے کا لیتے ہوئے اس نے سامنے دیوار پر لگی اپنی اور آنسہ کی شادی کی تصویر پر نظر ڈالی تھی، "وہ کچھ سننے کو تیار نہیں ہے۔" ہمیشہ کی طرح اس نے تصویر میں نظر آتی اور اپنے پہلو میں بیٹھی اس لڑکی کی دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔

"تم بتاؤ عرشیہ کہاں ہیں؟" وہ عرشیہ سے بڑا تھا مگر عصیب کے حوالے سے ہمیشہ اس کی عزت کرتا تھا۔ آنسہ ہمیشہ کی طرح اس کی فکر پر مسکرائی تھی۔

"اپنے کمرے میں ہی ہوتی ہیں زیادہ تر اور کیا کریں۔" آنسہ کے لہجے میں عرشیہ کے لئے ہمدردی کوئی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ "ویسے عصیب بھائی کہہ کیا رہے تھے؟" وہ اصل سوال کی جانب آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور کیا کہے گا سوائے اس کے کہ "کیا کروں گا وہاں آکر"، "ملاہم نے چائے کا گھونٹ بھرتے کچھ تلخی اور کچھ غصے سے اس کی نقل اتاری تھی۔اسے ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائی کی اس چھوٹی سوچ پر افسوس ہوتا تھا۔

"کان سے پکڑ کر ہی لانا پڑے گا۔"اپنے شوہر کے تیور دیکھ کر وہ ہنسی تھی۔"کتنی عجیب بات ہے ویسے تو انہیں بزنس کے سارے قاعدے آتے ہیں مگر یہ بھول گئے ہیں کہ رشتوں کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں جو نبھانے فرض ہوتے ہیں۔"آنسہ کا مشاہدہ تیز تھا۔ملاہم جو اس کی ہنسی سن کر ٹھنڈا ہو گیا تھا اس کے الفاظ سن کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"اور وہ انہی اصولوں سے جان چھڑا کر تو تایا ابو کے پاس کراچی جا بیٹھا ہے۔"چائے کی خالی پیالی کو اس نے ٹرے پر رکھا تھا جو سائیڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی۔

"مجھے اس وقت سے اس لمحے سے ڈر لگتا ہے ملاہم!"آنسہ کا لہجہ روہانسا تھا۔تین سال ہو چکے تھے اس کی شادی کو۔اور عرشیہ کی شادی کو محض دو سال۔وہ اس کے

www.novelsclubb.com

ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھی۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ دونوں ایک دوسرے کو بہنوں کی طرح رکھتی تھیں۔

"اصل غلطی مام کی ہے۔ وہ بیٹے سے واقف تھیں کہ وہ ضدی ہے۔ جب وہ انکار کر چکا تھا تو ناحق انہوں نے اس لڑکی کی زندگی برباد کر ڈالی۔ اب وہ بیٹھا ہے دو سالوں سے گھر سے دور۔۔۔ صحیح ترسا رہا ہے وہ سب کو۔" ملاہم کے لہجے میں غصے تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی ماں کو قصوروار سمجھ رہا تھا۔

"اپنے اور میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہماری شادی بھی تو مام کی مرضی سے ہوئی ہے۔" آنسہ کا لہجہ عام سا تھا مگر بات نہیں۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ اس نے بھی پہلے پہل انکار ہی کیا تھا۔ وہ گنگ ہوا تھا۔ اس نے نظریں آنسہ کے چہرے پر مرکوز کی تھیں۔ "ہاں میں مطمئن ہوں آنسہ سے۔ اس کے بغیر کچھ بھی نہیں۔" اس کے دل نے اعتراف کیا تھا۔ آنکھیں اس اعتراف کا بھید پا کر مسکرائی تھیں۔ "اچھا خیر، عرشیہ پوچھیں گی تو آپ کیا کہیں گے انہیں؟" اس کی مسکراتی نظروں سے اپنی

www.novelsclubb.com

نظریں ہٹاتے اس نے لہجہ نارمل رکھا تھا۔ مگر اس کے تپتے گال دیکھ ملاہم نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"کہہ دوں گا کچھ بھی۔" بیڈ پر رکھا لیپ ٹاپ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے قریب کیا تھا۔ اسے چند ایک ای میلز بھیجنی تھیں۔

"آپ پھر سے ان سے جھوٹ بولنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟" ملاہم کے لیپ ٹاپ پر جھکے سر کو دیکھتے اس نے سوال کیا تھا۔ جب کہ جواب اسے معلوم تھا۔

"مصلحت کے تحت جھوٹ بولنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔" یوں ہی جھکے سر کے ساتھ کہتے ہوئے وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ آنسہ نے اپنا خالی کپ اور سائڈ ٹیبل پر رکھی ٹرے اٹھائی اور باہر کی جانب چل دی۔ جب کہ دل و دماغ ابھی بھی عصیب اور عرشیہ کے لئے دعا گو تھا۔

☆==========☆==========☆

وہ ناجانے اس ایک تصویر کو کتنی مرتبہ دیکھ چکا تھا۔زوم کر کر کے چہرے کے ایک ایک نقش کو وہ ذہن میں محفوظ کر چکا تھا۔اس تصویر میں تین نفس موجود تھے۔بلیو فور پیس میں موجود وہ وجیہہ شخص وہی تھا۔چہرے پر وہی سنجید گی قائم تھی جو ہمیشہ سے اس کا خاصہ رہی ہے۔اس کے ساتھ دائیں جانب میرون لہنگے میں کندن کے زیور اور برائیڈل میک اپ کیئے بیٹھی وہ لڑکی اس کی بیوی تھی۔اس کا معصوم چہرہ جس پر ہلکے ہلکے سے خوف کے تاثرات بھی تھے وہ آج بھی ویسے کے ویسے معلوم ہوتے تھے جس طرح شادی کے دن اس نے محسوس کیئے تھے۔

اس کا آفس دوسری منزل پر تھا جس کی دیواریں سفید اور سرمئی رنگ کا امتزاج لئے ہوئے تھیں۔ایک طرف دیوار گیر شیلف تھی جہاں رکھی گئی کتابیں اس کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔تو دوسری طرف کی دیوار گلاس کی بنی ہوئی تھی جہاں سے وہ اپنے ورکرز کو کام کرتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔اس کی سامنے رکھی میز پر ایک طرف فائلز کا انبار تھا تو وہی ایک پین ہولڈر اور اس کی نیم پلیٹ بھی رکھی

www.novelsclubb.com

ہوئی تھی۔کافی کا مگ جو تھوڑی دیر پہلے اس کا سیکریٹری رکھ کر گیا تھا اب ٹھنڈا ہو چکا تھا۔اس کے سامنے ہی دو کرسیاں رکھی گئی تھی۔جب کہ اسی آفس میں، جہاں صوفہ سیٹر کے سامنے ایل ای ڈی نصب تھی جس پر سی سی ٹی کیمراز کی لائیو کوورتج چل رہی تھی،ایک راکنگ چیئر رکھی گئی تھی۔جو یقیناًاس کے دادا کے لئے تھی۔

"مام آپ نے کچھ بھی صحیح نہیں کیا۔"اس تصویر میں موجود تیسرے نفس کو دیکھتے اس نے شکوہ کیا تھا جیسے کی وہ اس کی بات سن رہی ہوں۔تصویر میں دیکھنے پر وہ ایک بہت ہی سوبر سی خاتون معلوم ہوتی تھی جن کے چہرے پر موجود سادہ مگر پر خلوص مسکراہٹ ان کی دلی خوشی کا حال بیان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ ہلکا سا ناک ہو کر کھلا تھا۔اس کا سیکریٹری ایک عمر رسیدہ شخص کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوا تھا۔موبائل کو سیاہ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے وہ ان کی طرف بڑھا تھا۔یوں تو ان کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور وہ چل بھی لیتے تھے مگر وہ اکثر

ہانپ جاتے تھے۔انہیں لفٹ میں سانس کا مسئلہ ہوتا تھا تو وہ سیڑھیاں استعمال کرتے تھے۔یہ بات تو تہ تھی کہ وہ جتنا انہیں منع کر لیتا وہ اتنا اس کے دفتر آتے تھے اور ہمیشہ یوں ہی آتے تھے۔اس کا سیکریٹری اب جا چکا تھا۔

"کتنی دفعہ بولا ہے کہ مجھے نیچے بلا لیا کریں یا پھر مجھے کال کر لیا کریں مگر یوں سیڑھیاں چڑھ کر نا آیا کریں مگر نہیں۔۔۔میری تو سنی نہیں ہے۔"ان کو پانی کا گلاس پیش کرتے ہوئے وہ خفگی کا اظہار کرنا نہیں بھولا تھا۔

"تمہیں اپنی بیوی کی تصویر دیکھنے سے فرصت ہو تو معلوم پڑے کہ فون کر چکا ہوں تمہیں۔"ان کے یوں چوٹ کرنے پر وہ ایک لمحے کے لئے شرمندہ ہوا تھا۔موبائل کو جیب سے نکالتے اس نے دیکھا تو واقعی میں مس کالز آئی ہوئی تھیں۔وہ سر جھٹکتا ان کے قریب صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"یہ لو۔"انہوں نے ایک خاکی لفافہ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"یہ کیا ہے؟"اس کے لبوں اور آنکھوں دونوں میں سوال موجود تھا۔

"ٹکٹ۔۔۔۔قصور کی۔"لفافہ کھولتے اس کے ہاتھ تھم سے گئے۔کئی لمحوں تک اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔"میں نہیں جارہا کہیں بھی۔"اس نے لفافہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔جب کہ سر کو دانستہ طور پر نیچے ہی جھکائے رکھا۔

"میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔تم جارہے ہو کا مطلب ہے جارہے ہو۔"انہوں نے ایک ایک لفظ چبا ڈالا تھا۔ان کے غصے سے خائف ہو تا وہ سیدھا ہوا تھا۔

"آپ بھی ماما کی طرح کر رہے ہیں۔اپنا فیصلہ سناتے وقت یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ دوسرے بھی گوشت پوست سے بنے انسان ہیں۔مگر نہیں دوسروں کی فیلنگز کو ہرٹ کرنا بخوبی آتا ہے۔"وہ تلخ ہو رہا تھا مگر آواز نیچی رکھنے پر مجبور تھا۔"آپ کو پتہ ہے انڈرسٹینڈنگ بہت ضروری ہے ایک رشتہ کو نبھانے کے لئے۔مگر آپ کو بجائے کہ میری بات کو سمجھیں بس مجبور ہی کئے جارہے ہیں۔میری بھی زندگی تباہ کردی اور اس کی بھی۔"آخری بات اس نے اس قدر دھیمی آواز میں کہی تھی کہ وہ بمشکل سن پائے۔

www.novelsclubb.com

"انڈر سٹینڈ نگ ایک ساتھ رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔یوں دور رہنے سے غلط فہمیاں بڑھتی ہیں۔رشتوں کو دیمک لگ جاتا ہے۔کیا تم نے کبھی سوچا کہ تمہاری ماں اور بھائی اسے کون کون سی جھوٹی تسلیاں دیتے ہوں گے تمہارے پیچھے۔کیوں کہ یہ بات تو طے ہے کہ تم اپنے کیے کا کبھی اسے جواب نہیں دو گے۔میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان دو سالوں میں تم نے اس کی آواز بھی نہیں سنی ہو گی۔ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا چاہو تو سنوار لو چاہو تو یہ طوق گلے سے اتار کر پھینک دو۔"اس کی تلخی کو محسوس کرتے وہ خود بخود نرم ہوئے تھے۔آفس میں چلتا پنکھا ان کی گفتگو سنے گیا۔دیواریں اس کارِ عمل دیکھنے کو بے تاب ہوئیں۔

اس نے حسب توقع ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔"گلے سے اتار کر پھینک دوں۔"

www.novelsclubb.com

اس کے لبوں نے یہ لفظ سر گوشی کے انداز میں ادا کئے تھے۔

"قرآن میں سورت النساء آیت نمبر 18 میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "اور تم میں سے جو شخص عورتوں سے اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ اپنی بیوی میں سے ایک خوبی پیدا

کرتا ہے"۔ تمہیں لگتا ہے کہ جس طرح تم اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے وہ بھی نہیں رہنا چاہتی۔ مگر تم غلط ہو۔ مشرقی لڑکیوں کی طرح وہ بھی یہ سبق سیکھ کر تمہارے گھر میں آئی ہے کہ ایک لڑکی کے لئے اس کا شوہر ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ تمہارے ماضی کو جان کر تمہیں چھوڑ دے گی تو تمہیں یہ بھی غلط لگتا ہے۔ کیوں کہ وہ بچی ایسی نہیں ہے جو اعتراض کرے۔ وہ تمہیں شوہر کے طور پر پہلے سے ہی قبول کئے بیٹھی ہے۔ اگر اس نے تمہیں سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرنا ہوتا تو دو سال انتظار کیوں؟ اگلے دن ڈھنڈورا پیٹنے میں کوئی عار تو نہیں تھی۔"وہ آہستہ آہستہ بات کر رہے تھے۔ اور اس کا سر آہستہ آہستہ جھکتا جا رہا تھا۔

وہ اس کا کندھا تھپک کر اٹھنے لگے تو وہ بھی اپنی سوچوں پر تھوڑی دیر کو قفل لگاتا انہیں نیچے تک چھوڑنے چلا گیا۔ آفس کی دیواروں نے اس کے چہرے پر لکھی ہار کی تحریر پڑھ لی تھی۔ وہ ہار مان چکا تھا۔

☆==========☆==========☆

www.novelsclubb.com

"ملاہم بھائی۔"

وہ سیڑھیوں کو پھلانگتا ہوا نیچے جا رہا تھا جب اسے عرشیہ کی آواز سنائی دی تھی۔اس نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سیڑھیوں پر کھڑی نظر آئی تھی۔

"آپ کی بات ہوئی عصیب سے؟"ایک ایک لفظ اٹک اٹک کر بولتے ہوئے ااس کے لہجے میں ہچکچاہٹ محسوس کی جا سکتی تھی۔

"جی۔اسی کو لینے ائیر پورٹ جا رہا ہوں۔"وہ مسکرایا تھا جب کہ عرشیہ کو وقت لگا اس کی بات سمجھنے میں۔جب اس کی بات سمجھ آئی تو اسے لگا کہ وہ رو دے گی۔

"آپ ڈنر کی تیاری کریں اور اس کے لئے پاستا ضرور بنائیے گا اسے بہت پسند ہے۔"مسکرا کر کہتا وہ پلٹ گیا کیوں کہ عرشیہ کی آنکھوں سے آنسو بس نکلنے ہی والے تھے۔

"چلیں پھر جلدی سے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ پھر میں آپ کو تیار کر دوں گی اچھا سا۔" آنسہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی تھی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ آنسہ بھی اس کے پیچھے ٹھہری ہے۔ وہ بدقت مسکرا پائی ورنہ دل تو خوشی کے مارے رونے کا کر رہا تھا۔

"عصیب بھائی کو میرا خیال ہے کہ فیروزی رنگ پسند ہے۔" کچن کی طرف بڑھتے ہوئے آنسہ نے کہنی مار کر اسے چھیڑا تھا۔ وہ جھینپ کر مسکرا دی تھی۔ جہاں وہ خوش تھی وہاں دل کے کسی کونے میں بیٹھا خوف کا سانپ بھی اسے ڈسے جا رہا تھا۔ اس کے متوقع ردِ عمل کو سوچ کر!

☆==========☆==========☆

www.novelsclubb.com

"تمہاری بیوی بہت ایکسائیٹڈ لگ رہی تھی تمہیں دیکھنے کے لئے۔" گاڑی کو سڑک پر ڈالتے ملاہم نے شرارتاً کہا۔ مگر اس کا سکتہ نہ ٹوٹا۔ وہ یوں ہی خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا جہاں ایک کے بعد دوسرا منظر اوجھل ہو رہا تھا۔

"ایک موقع ہر انسان کو ملنا چاہیے خود کو ثابت کرنے کے لئے۔"اس کی سنجیدگی کے سبب ملاہم بھی سنجیدہ ہوا تھا۔وہ چاہتا تھا عصیب اپنی ذہنی کیفیت اس کے سامنے بیان کرے مگر اس نے شاید آج کچھ نہ بولنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"دیکھو عصیب،میں اور آنسہ بھی اجنبی ہی تھے۔میں نے بھی شادی سے انکار کیا تھا مگر پھر کر لی۔میں نے ایک موقع دیا آنسہ کو کہ وہ ثابت کرے کہ وہ ایک بہتر لائف پارٹنر ہے۔اور اس نے ثابت کیا۔اسی طرح عرشیہ کا بھی اتنا حق بنتا ہے۔بغیر کسی کو سمجھے مفروضے گھڑ لینا اچھی بات نہیں ہوتی۔انسانوں کی خوبصورتی رشتے جوڑ کر رکھنے اور نبھانے میں ہے۔ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔اور مردوں کے لئے تو بیوی کو اللہ نے سکون کا ذریعہ بنایا ہے۔"ملاہم نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا۔اور عصیب کے دماغ میں دادا کے وہ الفاظ ابھی بھی گونج رہے تھے۔

"کیا آسان ہوتا ہے کسی کو دو سالوں تک اپنے نام کا پابند کیئے رکھنا اور پھر ایک جھٹکے میں فیصلہ سنا دینا؟کیا میں اس قدر بے حس ہوں اس ایک کی وجہ سے کہ میں کسی پر

www.novelsclubb.com

اعتبار کرنے کے قابل نہیں رہا؟"عصیب نے اپنے دل سے سوال پوچھا تھا اور اس کا جواب سن اس نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی تھی۔ ملاہم اس کے تاثرات بدلتے نہ دیکھ اب پوری توجہ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ بھاگتے منظر ایک نئے سفر کی نوید تھے۔

☆==========☆==========☆

رات کے تقریباً دس بجنے کو تھے۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ بیچ میں ایک دو مرتبہ بارش بھی ہوئی تھی جس سے فضا میں ٹھنڈک اور تازگی کا احساس ہوتا تھا۔

سلطان صاحب کمر پر دونوں ہاتھ باندھے اضطرابی حالت میں دائیں سے بائیں چکر کاٹ رہے تھے۔ بیگم سلطان پیچھے کرسی پر بیٹھی دعاؤں اور وظیفوں میں مشغول تھیں۔ ملاہم کا فون آیا تھا کہ تیز بارش کی وجہ سے وہ لوگ رک گئے ہیں تب سے ان کے دل میں وسوسے سر اٹھا رہے تھے۔ آنسہ کے ہاتھ میں دبا عرشیہ کا ہاتھ ٹھنڈا

تھا۔اچانک پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تو گھر کے سارے افراد کو زندگی کی نوید ملی۔ ملاہم نے اندر داخل ہوتے ہوئے باپ کو دیکھ کر مسکرا کر سر کو خم دیا تھا۔

ان کی تمام تر توجہ پیچھے آتے عصیب پر تھیں جس کی آنکھوں کے ڈورے ہلکے ہلکے سے سرخ ہو رہے تھے۔سلطان صاحب کی پدرانہ محبت میں ایک دم سے جوش آیا تھا۔

"میرا ضدی شہزادہ"نم لہجے میں کہتے انہوں نے عصیب کو گلے لگایا تھا جب کہ ملاہم اور آنسہ کے لئے اپنی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہوا تھا۔عرشیہ نے اپنے ہاتھ پاؤں پھولتے محسوس کئے۔اضطرابی کیفیت میں اس نے آنسہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے انہیں آپس میں رگڑنا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بچہ۔۔۔۔"باپ سے علیحدہ ہو کر اس نے ماں کے آگے سر جھکایا تھا جو اس کے سر کو چومتے ہوئے رو دی تھیں۔"اب واپس تو نہیں جاؤ گے؟"اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے انہوں نے سوال کیا تھا۔

"میں نہیں جانتامام۔" وہ ان کی محبت کے آگے کمزور ضرور ہوا تھا مگر صاف گوئی کا مظاہرہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

ماں سے علیحدہ ہوتے اس کی نظر آنسہ کے پیچھے کھڑی اس فیروزی رنگ کے فراک میں ملبوس لڑکی پر پڑی تھی۔ وہ ایک لمحہ کے لئے اسے پہچان نہ سکا۔ تصویر کو ہزار بار دیکھنے پر بھی اس کے ایک نقش کو ذہن میں بٹھانے پر بھی اس کے دل نے اعتراف کیا تھا کہ وہ کہیں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ مگر اس کے چہرے پر پھیلتا ہوا خوف اسے زہر کی مانند لگا تھا۔ اس نے اپنی نگاہیں تیزی سے پھیری تھیں جن میں غصہ کا اظہار واضح تھا۔ اس کے اس ردِ عمل پر جہاں عرشیہ کے آنکھوں میں نمی جھلکی تھی تو وہی سلطان صاحب نے ناگواری سے رخ پھیرا تھا۔ اس کے آنے کی خبر سن وہ جہاں مطمئن ہوئے تھے وہیں اس کا ردِ عمل انہیں کچھ اچھے ہونے کی سوچ سے باز رکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں آئیں اب میرا خیال ہے سب کو بھوک لگی ہو گی تو کھانا کھالیتے ہیں۔" آنسہ کے کہنے پر سب نے ہامی بھرتے ہوئے اپنا رخ ڈائننگ ہال کی طرف کیا تھا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سربراہی کرسی پر سلطان صاحب ان کے دائیں جانب بیگم سلطان جب کہ بائیں جانب ملاہم بیٹھا تھا۔ ملاہم کے ساتھ رکھی کرسی پر آنسہ جب کہ بیگم سلطان کے ساتھ عصیب بیٹھا تھا۔ عرشیہ کو ہمیشہ کی طرح آنسہ کے پاس بیٹھتے ہوئے سلطان صاحب نے ٹوکنا مناسب سمجھا اور بے اختیار کہہ اٹھے،

"عرشیہ بیٹا یہاں عصیب کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھو۔" عرشیہ کی نظریں عصیب کی طرف اٹھی تھیں جو اس کو دیکھ رہا تھا۔ تھکن سے چور لال آنکھوں کو دیکھنے پر اس کا دل کانپا تھا۔ اسے یوں لگا کہ جیسے اس کی اس حرکت سے اس کی غلطیوں میں اضافہ ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے سر جھکا کر عصیب کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب بہت دیر تک آنسہ نے محسوس کیا کہ وہ کچھ نہیں کھا رہی تو پاستا کی پلیٹ بھر کر اس نے عرشیہ کے

طرف بڑھائی تھی۔"بھائی کیسا لگا آپ کو پاستا۔ملاہم نے بتایا تھا کہ آپ کو بہت پسند ہے۔عرشیہ نے بھی محبت سے بنایا ہے۔"عرشیہ اس بات کو سن کر چونکی تھی۔اس کا خیال نہیں تھا کہ آنسہ یوں ذکر کرے گی۔

"اس کا ذائقہ ہی بتا گیا تھا کہ یہ نا تو آپ نے بنایا ہے اور نا ہی مام نے۔"عصیب کے اس بھونڈے سے انداز میں تعریف کرنے پر ملاہم کا دل چاہا کہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔ مگر عرشیہ کو اتنے میں ہی خوشی ملی تھی۔ مسکراتے ہوئے اس نے کھانا شروع کیا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے کمروں کی جانب چل پڑے کہ رات کافی گہری ہو چکی تھی۔عصیب ابھی سیڑھیوں پر ہی تھا جب اسے سلطان صاحب کی آواز سنائی دی تھی۔

"اس بار کس ارادے سے آئے ہو؟"ان کی جانچتی نظریں عصیب کے اندر تک اتر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایک موقع دینے۔"

"کیوں؟"

"دادا کو لگتا ہے کہ وہ اس قابل ہے کہ اسے موقع دیا جائے"

"لگتا تو تمہاری ماں کو بھی یہی تھا۔ مگر دادا کی ہی بات کا اثر کیوں؟"

"شاید اس لئے کہ میں مام کی بات سننا نہیں چاہتا تھا۔اور شاید اس لئے کہ اب میں تھک گیا ہوں اس کو لٹکا لٹکا کر۔"

"غلطی سراسر تمہاری تھی۔"

"مانتا ہوں"

"اس بار غصے کو قابو میں رکھنا بالفرض اگر غصہ آئے تو۔" وہ نرم آواز میں کہتے پلٹ گئے جب کہ وہ سر کو خم دیتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

☆==========☆==========☆

وہ آج دو سال بعد اپنے کمرے میں قدم رکھنے والا تھا۔ ہر انسان کی طرح اس کی بھی وہی سوچ تھی کہ اب تک اس کے کمرے کی ہر چیز پر قبضہ جمایا جا چکا ہو گا۔ مگر اندر قدم رکھتے ہوئے وہ ٹھٹھکا تھا اس کا سارا کمرہ جوں کا توں موجود تھا۔ نا کمرے کی سیٹنگ تبدیل ہوئی تھی اور نا ہی کوئی ایسی تبدیلی جو اسے ناگوار گزرے۔

دروازے کے عین سامنے رکھا پلنگ جس کے ایک طرف اس کی بک شیلف تھی اور جس کے ساتھ ہی ایک گلاس ڈور ٹیرس کی طرف کھلتا تھا۔ وہاں اسے ریلنگ پر ہاتھ جما کر کھڑی عرشیہ نظر آئی تھی۔

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی اپنے بیگ کے لئے جس میں اس کے کپڑے تھے۔ مگر بیگ کہیں نظر نہ آیا تو وہ الماری کی طرف بڑھا تھا اسے یہ دیکھ حیرت ہوئی کہ اس کا سارا سامان اپنی جگہ پر سیٹ کیا جا چکا تھا۔ وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اپنا سلیپنگ سوٹ نکالتے وہ واش روم کی جانب بڑھنے ہی والا تھا کہ نظریں سنگھار میز پر رکھی پرفیوم کی بوتلوں سے الجھی تھیں۔ وہ ایک دم سے ان کے قریب ہوا تھا۔ دو سالوں

www.novelsclubb.com

میں بہت سی ایکسپائر ہو چکی تھیں مگر ابھی بھی وہی تھیں۔ہاں یہ ضرور تھا کہ انہیں اس طرح رکھا گیا تھا کہ اگر کوئی جلد بازی میں اٹھالے تو اس کے ہاتھ وہ ایکسپائر شدہ پرفیوم نہ لگے۔

آئینے میں اپنا عکس دیکھتے اس کا دل چاہا کہ وہ زور سے ہنسے اور ساتھ میں عرشیہ کے خوفزدہ تاثرات یاد آئے تھے۔اس کے الجھے بال اور سرخ آنکھیں کسی کو بھی خوفزدہ کر سکتی تھیں۔اور اس پر اس کا رویہ جو بہت خشک اور سنجیدگی سے بھرپور تھا۔گھر والے تو عادی تھے مگر عرشیہ کہاں واقف تھی اس سے۔

وہ چینج کر کے نکلا تھا مگر عرشیہ ہنوز ٹیرس پر موجود تھی۔وہ گلاس ڈور دھکیلتا ہوا ٹیرس پر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا کر رہی ہو؟" یہ دو سالوں میں پہلی مرتبہ تھا جب وہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔وہ تیزی سے گھومی تھی۔مگر اس بار اس کے چہرے پر خوف نہیں ابھرا تھا۔

عصیب نے اپنی ہنسی کا بمشکل گلہ گھونٹا تھا۔

"وہ بس ایسے ہی۔۔۔"اس سے جواب نہیں بن پایا۔

"سردی نہیں لگ رہی؟"ہوا واقعی ٹھنڈی تھی۔

"نہیں۔۔۔میں نے محسوس نہیں کی۔"آسمان کی طرف دیکھتے اس نے اعتراف کیا تھا۔

"ہمم۔۔۔۔تم جانتی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ کر کیوں گیا تھا؟"کبھی نا کبھی تو بات کرنی ہی تھی۔

"نہیں۔"اس کی آواز ہلکی ہوئی تھی۔گلے میں ڈوبتی گلٹی بھر کر معدوم ہوئی۔

"میں کسی کو پسند کرتا تھا۔وہ کالج سے میرے ساتھ پڑھتی تھی پھر یونیورسٹی میں بھی ہم دونوں ایک ساتھ رہے۔ایسا نہیں تھا کہ یہ پسند صرف میری طرف سے تھی وہ بھی مجھے پسند کرتی تھی۔"عرشیہ نے اس کے لبوں سے نکلتے لفظوں کے ساتھ ساتھ اپنی جان نکلتی بھی محسوس کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یونیورسٹی میں اس کی پسند کب بدلی مجھے نہیں معلوم۔ مگر اس نے میرے پرپوزل کو ریجیکٹ کر دیا۔ ٹھکرائے جانے کا احساس بہت ظالم ہوتا ہے۔ اس کی شادی اس کے کزن سے اس کی پسند کے عین مطابق کر دی گئی۔ میں اس ایک جھٹکے سے نکلا نہیں تھا کہ ماما نے میری شادی تم سے طے کر دی۔ میرا ہر عورت کو لے کر یہی نظریہ تھا کہ وہ بے وفا ہوتی ہے۔" اس نے اعتراف کیا کہ وہ اسے دوسروں عورتوں کی طرح سمجھتا ہے۔

"پسند تھی محبت تو نہیں ناں۔۔۔" عرشیہ کو اطمینان ہوا کہ اسے بولنے کا موقع تو دیا گیا۔ اس کی بات سن عصیب ٹھٹھکا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ بھی بول سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں یہ کہتی اچھی نہیں لگوں گی کہ وہ صرف آپ کو دوست رکھتی تھی آپ نے غلطی کی سمجھنے میں۔۔۔ مگر ایک بات ضرور کہوں گی وہ یہ کہ ہر عورت میں وفا ہوتی ہے۔ ضرور ہوتی ہے۔ اور وہ وفا خالصتاً اس کے شوہر کے لئے ہوتی ہے جو اس

کا محرم ہوتا ہے۔دوسروں پہ اپنی وفا لٹا کر وہ اپنے شوہر کو کچھ بھی نہیں دے پاتی۔"

عصیب کے لئے یہ ایک دوسرا دھچکا تھا۔اس کو احساس نہیں تھا کہ معصوم سی صورت لئے یہ لڑکی اندر سے اتنی گہری ہے۔ مسکراہٹ روکتے روکتے بلآخر وہ مسکرا ہی دیا۔

"ایک اور بات وہ یہ ٹھکرائے جانے والے دوسروں کو ٹھکراتے ہوئے سوچتے ہیں۔جب کہ آپ نے نہیں سوچا۔آپ ٹھکرائے نہیں گئے تھے آپ کی انا پر ضرب لگی تھی۔اور اس کا بدلہ آپ نے مجھ سے لیا۔" وہ اس کا شکوہ سن کر شرمندہ ہوا تھا۔

"تمہیں میرے ماضی سے ذرہ بھی مسئلہ نہیں ہے؟" وہ حیرت کا پیکر بنا سوال کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔ایک عورت کو اللہ کے بعد اگر کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو وہ اس کا شوہر ہوتا۔آپ کو اپنی ماں کی پسند پر اعتراض تھا سو تھا مگر میرے لئے میرے والدین کا فیصلہ ہی سب کچھ تھا اور ہے۔"

"مجھے پسند آیا تمہارا مجھ سے شکوہ کرنا۔اور یقین کرو مجھے افسوس ہے ان دو سالوں کا۔ مگر میرا یقین کرو میں اس بار اس رشتے کو ایک موقع دینے کے لئے آیا ہوں۔"اس کو کندھوں سے تھام کر اس نے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام کر اس نے یقین دہانی کروائی تھی۔اس کے ہاتھ میں دبے اپنے نازک ہاتھوں کو دیکھ کر وہ جھینپ سی گئی تھی۔عصیب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ دادا جان۔۔۔بہت شکریہ۔"اس نے دل ہی دل میں کہا تھا۔رات کافی گہری ہو چکی تھی اس لئے شدید خواہش کے باوجود بھی وہ انہیں فون نا کر سکا۔

بادلوں سے ڈھکے آسمان نے ان کی نظر اتاری تھی کہ دو سالوں بعد ان کے چہرے

پر مسکراہٹ ابھری تھی۔مزید خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔شکوے ختم ہو چکے تھے۔

☆==========☆==========☆

www.novelsclubb.com